ممالکِ عربیہ اور ایران کا

سفرنامہ

مرتبہ

حضرت علامہ مولانا شاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری بدایونی مدظلہ العالی

ناشر

آزاد بن حیدر ایم اے ناظم نشر و اشاعت
مرکزی انجمن تبلیغ الاسلام ۱۴۱ الیور کالونی
کراچی

مطبوعہ مشہور آفسٹ پریس میکلوڈ روڈ ۔ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنوری و فروری ۱۹۶۱ء میں میرے اور بعض احباب کے درمیان تبادلۂ خیال ہوا۔ بعد ازاں بقیع شریف کے قبب و قبور کی حفاظت اور مزارات حضرات ائمہ کے تحفظ و بقاء و ضریح مزار حضور فاطمہ سیدۃ الزہراؑ انہا کے لئے منظم جائے اس سلسلہ میں تجویز ہوا کہ ایک فتویٰ مرتب کر دیا جائے اور بعد ازاں مرکزی انجمن تبلیغ الاسلام کا ایک وفد مغربی و مشرقی پاکستان میں حضرات علمائے کرام کے دستخط حاصل کرے چنانچہ ۱۹ مارچ ۱۹۶۱ء سے یہ تحریک شروع کی گئی اور ۱۱ اپریل کو تمامی انتظامات مکمل کرنیکے بعد مرکزی انجمن تبلیغ الاسلام کے وفد نے پہلے مغربی پھر مشرقی پاکستان کا دورہ کیا۔ ۱۱ مئی تک یہ دورہ جاری رہا۔ ازاں بعد ہندوستان کا دورہ کیا گیا۔ الحمد للہ پاک ہند کے علماء و مشائخ نے تحریک سے اتفاق کرتے ہوئے فتوے کی تصدیقات

فرمائیں اور اپنی شاندار آرا کا اظہار فرمایا تین چار ماہ میں پاک و ہند کے علمائے
جب دستخط مکمل ہو گئے تب خصوصی پاسپورٹ کی جد و جہد جاری کی گئی جیسے
ہی پاسپورٹ کا تکملہ ہو گیا سفیروں کے تحفظات کرنسی کا حاصل کرنا اور دیگر
انتظامات انتہائی عاجلانہ طور پر مکمل کئے گئے پہلے طے ہوا تھا کہ ہم لوگ حج سے قبل
عالم اسلامی کا دورہ ختم کر کے حج پر مکہ معظمہ حاضر ہونگے۔ مگر پاسپورٹ کے مسائل
نے کافی طور پر ہمیں موخر کر دیا۔ پھر بھی خدا کا نام لے کر ہم تین افراد عبدالحامد
قادری بدایونی۔ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی۔ مولانا عمر الٰہی دہلوی۔ کراچی کے
ہوائی اڈے سے بذریعہ طیارہ کے ایل ایم ۷ مئی ۱۹۶۱ء کو بوقت شب
روانہ ہوئے۔ ۲½ گھنٹہ کے اندر اندر ہوائی جہاز نے دہران پہنچا دیا۔ جہاں
پلیٹ فارم پر بہت سے پاکستانیوں نے ہمارا استقبال کیا۔ گرمی شدید پڑ رہی تھی
ہوائی جہاز کے مسافروں کی نشست کے لئے جو سیٹیں بنی ہوئی ہیں
وہ دن میں تو ٹھیک ہیں مگر ایسی صورت میں جبکہ مسافروں کو نصف رات
گذارنا ہو ان کے آرام کے لئے سعودی حکومت نے کوئی خاص انتظام نہیں
فرمایا ہے ہم لوگوں کو باہر کے صحن میں چادریں وغیرہ بچھا کر لیٹنا پڑا شب کے
بقیہ حصہ میں شبنم سخت گرنے سے طبیعت خراب ہو گئی صبح تک کوئی جہاز نہیں
ملا تب جنرل منیجر اور قائد مطار سے ملاقات کی بمشکل مطار کے قریب ایک
ہوٹل میں انتظام ہوا دن بھر اور شب کا نصف حصہ آرام کیا ۱۲½ بجے شب
کو دہران سے سعودی طیارہ روانہ ہو کر ۹ مئی کو صبح ۸ بجے جدے پہنچ
گیا نماز فجر مطار پر پڑھی اور اوراد و ظائف سے فارغ ہو کر اپنے معلم صاحب کے

پاس وقت گفتا۔ کیونکہ دہران کی فیسیں ادا کرنے کے باوجود جدے میں کئی قسم کی فیسیں بھرنا ہیں۔

۔ فیس جدہ ۔ فیس تعلیمی ۔ اجازت نامہ۔ ۱۱ بجے تک ان تمام مراحل سے فارغ ہوئے۔ بعد عصر جدے سے مکہ معظمہ کے لئے روانگی ہوسکی راستے میں کئی جگہ ٹھہرتے ہوئے بعد مغرب مکہ معظمہ پہنچ سکے۔ ہم لوگ حرم شریف سے قریب ٹھہرنا چاہتے تھے مگر چونکہ تاخیر سے حاضر ہوئے اس لئے اچھے مکانات سب گھر گئے ہوٹلوں میں بھی جگہ نہیں رہی حرم شریف سے ایک میل دور پر ایک اچھا مکان مل گیا وہاں ہم لوگوں نے قیام کیا۔ کھانے ناشتے وغیرہ کے تمامی انتظامات معقول طور پر مکمل ہوگئے اگرچہ اخراجات زیادہ ہونگے مگر آرام ملے گا۔

حرم شریف کا پہلا جمعہ :۔ مکہ معظمہ حاضر ہوکر پہلا جمعہ ہمیں ملا۔ حرم شریف حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ الحمد للہ ہمیں اور ہمارے ساتھیوں کو جگہ مل گئی ربا اطمینان جمعہ ادا کیا۔ نماز کے بعد مختلف ممالک کے جاننے والے افراد سے ملاقاتیں ہوگئیں۔ گرمی کافی پڑ رہی ہوئی تھی اور لو بھی خاصی مزے دار تھی مگر حرم شریف کی حاضری کے جذبہ میں گرمی کی زیادتی کا کچھ زیادہ احساس نہیں ہوتا بیرونی طور پر ہماری طبیعت دہران سے ہی خراب ہوگئی تھی۔ کیونکہ مشینی سونے کی چودہ برس سے عادت پڑی۔ اسی دن سے طبیعت کمزور ہوگئی مکہ معظمہ حاضر ہوکر معمولات حج شروع ہوگئے۔ تا آنکہ منیٰ کی روانگی ہوگئی رات مزدلفہ میں بھی کئی بار طبیعت کافی گری مگر ہمت سے کام لے کر منیٰ

عرفات مزدلفہ کے معمولات ادا کرتے۔ دسویں ذی الحج کو جیسے ہی منیٰ پہنچے وہاں اُتر کر شدید قسم کا بخار ہوا۔ لُو کا اثر ہو کر ۱۰ تا ۱۲ دن مسلسل بیہوشی رہی بارہویں کی شب میں ڈاکٹروں نے جواب دیدیا ساتھی بھی مایوس ہو گئے۔ بارہویں کی صبح کو ڈاکٹروں کا مشورہ ہوا کہ مکہ معظمہ لیجانا چاہیئے۔ چنانچہ مکہ معظمہ لایا گیا۔ منیٰ کی قربانی اور رمی جمار وغیرہ ہماری طرف سے مولانا نورانی میاں اور مولانا عمر الٰہی صاحب نے ادا کی۔ بقیہ ساتھی شام کو مکہ معظمہ واپس آئے

منیٰ کے سہ روزہ قیام میں شدید علالت کے باعث ممالک اسلامیہ کے لوگوں سے ملاقاتوں کا کام نامکمل رہا۔ البتہ مکہ معظمہ حاضر ہو کر جانے والے افراد سے حرم شریف اور اپنی قیام گاہ پر مختلف دعوتیں کر کے ملاقاتیں رہیں۔ خود بھی علماء و مشائخ سے ملتے جلتے رہے آئندہ پروگرام سے ان سب کو باخبر کر دیا گیا۔

مکہ کا قیام:۔ ہم لوگ منیٰ سے واپس آ کر بعد حج ۱۲ دن مکہ معظمہ میں مقیم رہے اس زمانے میں مختلف ممالک کے علماء سے تبادلۂ خیالات کیا جاتا رہا خصوصیت سے مصر و شام سوڈان والوں سے باتیں کافی کی گئیں جو حضرات مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ جانے والے تھے اُن سے بھی طے کر لیا گیا کہ مدینہ منورہ میں بقیہ پروگرام پر تبادلۂ خیالات ہوگا۔

مدینہ منورہ کیلئے واپسی جدہ:۔ بارہ دن مکہ معظمہ میں قیام کے بعد ہم لوگ موٹر سے جدے واپس ہوئے تاکہ مدینہ منورہ کے لئے جہاز میں ایک ساتھ سیٹیں نہ ملیں دو دن جدے میں قیام کیا۔ تیسرے دن

ہوائی جہاز سے روانہ ہو کر قبل مغرب مدینہ منورہ پہنچ گئے خدا کا ہزار ہزار شکر ادا کیا کہ اُس نے دربار حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچا دیا۔ حرم نبوی سے متصل ہی قیام تجویز ہو گیا۔ المصطفٰے منزل کے بالائی حصے ہمارے پاس ہیں۔ ہوٹل اور المصطفٰے منزل اخراجات کے لحاظ سے دونوں یکساں رہے۔ مگر قرب حرم شریف کی وجہ سے یہی جگہ بہترین تھی۔ اگر یہاں سے تکبیر کے بعد روانہ ہوتے تو حرم شریف کی نماز جماعت مل جاتی تھی اُترتے ہی غسل کیا کپڑے بدلے خوشبو لگا کر آستانہ اقدس پر حاضر ہوئے۔ اولاً نماز جماعت ادا کی۔ وظائف پڑھ کر مواجہ شریف میں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔ عزیزوں، دوستوں خاندان کی جانب سے سلام عرض کیا ان سب کے لئے دعائیں کیں اور عرض کیا۔ حضور بقیع شریف کی قبور شریفہ کی حفاظت و تعظیم کے لئے جو قدم اُٹھایا ہے دُعا فرمائیں کامیابی حاصل ہو۔

حرم شریف میں ہر نماز کی حاضری کے وقت جاننے والے اور ایسے افراد و علماء مل جاتے جن سے ہماری تحریک کا تعلق تھا وقت کا تعین کرتے اگلے دن باتیں کرتے یا تو اپنی قیام گاہ پر ان حضرات کو بُلاتے یا خود ان حضرات کی خدمت میں حاضر ہوتے فقیہ عصر علامہ ربیع مصری اور علمائے شام سے متعدد ملاقاتیں ہوئیں۔

ہم نے جس فتوے پاکستان و ہندوستان کے علما کے دستخط کرائے تھے سب سے پہلے اس کی عربی کرنا تھی۔ مدینہ منورہ کے قیام میں اس کا مسودہ تیار کر لیا۔ طے پایا کہ جدے میں اس کا ٹائپ کرا لیا جائے تمام مقدس مقامات

کی زیارتیں کیں۔ ۱۸ دن مدینہ طیبہ کی حاضری کے بعد ہم سب لوگ دیار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فارغ ہو کر جدے آگئے اور جہازوں کے انتظار میں ۱۴ دن یہاں ٹھہرنا پڑا اس طویل عرصے میں مسودہ کی کاپیاں پندرہ بیس تیار کرائیں اگرچہ اُن کا حالات کے لحاظ سے تیار ہونا مشکل تھا بہرطور انہیں نکلوایا۔

جدے میں مزید قیام دو بھر ہو گیا تھا اس لئے عمرے کیلئے مکہ معظمہ چلے گئے دوسرے دن واپس آگئے جدے میں معلوم ہوا کہ جس راستے ہم لوگ آگے کا سفر کرنا چاہتے ہیں وہ راستہ بوجہ قرنطینہ بند رہیگا۔ ۱۳ دن قرنطینہ کے اگر نکالے جائیں تب اُس راستہ سے جا سکتے ہیں اس لئے مجبوراً راستہ بدلنا پڑا دوسرے ٹکٹ خریدے گئے اور براہ عمان پروگرام بنایا گیا۔

جدہ سے عُمان بیت المقدس:۔ جدہ سے سعودی عربیہ کے ہوائی جہاز سے علی الصبح ۹ بجے روانہ ہو کر ۱۲ بجے عمان پہنچے۔ جہاں ½ ۱ گھنٹے میں کسٹم وغیرہ سے فارغ ہو گئے۔ یہاں کے عمال کا طرز عمل حجاج کے ساتھ بہت اچھا ہے۔ کسی قسم کی پریشانی دامن نہیں ہوتی۔ اتنا معلوم ہو کر کہ حج سے آرہے ہیں اخلاق و محبت سے پیش آتے ہیں۔ پولیس والوں کے اندر بھی مذہبی جذبہ موجود ہے یہاں کی تمام دفتری کارروائیوں کے بعد باہر آکر موٹر والوں سے بات کی عمان کے موٹر والے کافی سے زیادہ ہوشیار مگر معاملات کے اچھے نہیں ہیں کئی آدمیوں سے گفتگو کے بعد ایک پوری موٹر بیت المقدس جانے کے لئے طے کی پونے بارہ بجے عمان سے روانہ ہوئے۔ راستہ اگرچہ پہاڑی ہے کافی بلندی پر ہمیں جانا ہے بڑے اچھے

مناظر قدرت زیر نگاہیں گاڑی پوری قوت سے چلی جارہی ہے کسی ایک چیز پر اچھی طرح نگاہ نہیں ٹھہر پاتی۔ شہر عمان میں مختصر قیام کرتے ہوئے ہم قدس جارہے ہیں سوا سو میل کا یہ سفر شام تک طے ہوگا جدہ سے قدس کو تار بھی کر دیا ہے تاکہ قیام وغیرہ کا انتظام ٹھیک رہے اگرچہ سعودیہ عربیہ سے تار دینے میں کافی پیسے خرچ ہوئے اس طرف تاروں ٹیلیفون کی شرح ہمارے یہاں سے بہت زیادہ ہے۔ ہم لوگ نماز مغرب سے قبل بیت المقدس پہنچ گئے۔ قیام ایسی جگہ ہوا جو حرم شریف سے کافی دور تھی مگر آرام و راحت کے لحاظ سے یہ جگہ ہی مناسب تھی۔

بیت المقدس: ۔موٹر سے اتر کر تازہ وضو کیا کپڑے بدلے اور حرم شریف کی طرف روانہ ہوگئے۔ آجکل صخرا شریف کے بالائی حصے اور اندرونی حصوں میں درستی و مرمت جاری ہے کلس کے اوپر پتھر کا کام مکمل ہو چکا ہے اندرونی حصوں میں کافی مرمت ہونا باقی ہے جس کی وجہ سے صخرا کا وہ مبارک حصہ جہاں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا براق شب معراج میں جاتے ہوئے باندھا تھا بند ہے۔ قدس کی تعمیر و مرمت کے کام میں پاکستان نے بھی اپنی بساط کے مطابق نمایاں حصہ لیا ہے یہاں سے آگے بڑھ کر مسجد اقصیٰ آتی ہے یہ عظیم الشان مسجد سیدنا سلیمان علیہ السلام کے زمانہ مبارکہ کی بنوائی ہوئی ہے جس کی مختلف زمانوں میں مرمت ہوتی رہی اس کے صحن میں ہزارہا لوگ بیک وقت سما سکتے ہیں۔ یہی وہ مسجد ہے جہاں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نماز پڑھائی۔ انبیاء و مرسلین نے آپ کی اقتدا پر فخر و ناز کیا۔ یہاں سے آپ فارغ ہو کر معراج

شریف کی دولت سے سرفراز ہونے کے لئے سعادات کی سیر فرمانے گئے۔

معراج نبوی :۔ سیدنا جبریل علیہ السلام آپ کے ہمرکاب تھے۔ براق کو یہ عزت و توقیر دی گئی کہ حضور پاک اُس پر سوار ہوئے اب وہ وقت آگیا کہ حضرت جبرئیل بھی رک کر عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ میری قوت پرواز ختم ہوگئی۔ جہاں تک میری اور براق کی منزلیں تھیں وہ پوری ہوگئیں اب ہماری یہ مجال نہیں کہ قدم آگے بڑھا سکیں یہ صرف آپ ہی کو قوت عطا ہوئی ہے کہ آپ آگے اُس مقام پر تشریف لے جائیں جہاں ابتک کوئی نہ پہنچ سکا۔ براق بھی مفارقت نہ کر سکا۔ رفرف حاضر ہوا حضور اس پر رونق بخش ہوئے اب دنیٰ فتدلیٰ کی منازل شروع ہوگئیں اُذُنٌ مِنّی کی صدائیں بلند ہوئیں۔ ہر طرف نور کا عالم تھا۔ چاند سورج اور ساتوں آسمان پیچھے رہ گئے۔ آغوش ربوبیت میں آپ جلوہ گر ہوئے تحیات و طیبات کا گلدستہ پیش فرمایا۔ ادھر سے صلوٰۃ و سلام کا ہدیہ آیا آپ نے حسب عادت رأفت و رحمت ذات گرامی کے علاوہ عمومی رحمت کی استدعا پیش کی جسے شرف قبولیت عطا ہوا۔ آپ نے ظاہری آنکھوں سے جلوۂ الٰہی بلا حجاب اس طرح دیکھا کہ آنکھ سے آنکھ ملی رہی یہاں نہ فَاخْلَعْ نعلیک کی صدا ہے نہ کسی ایک جلوہ دیکھنے پر بیہوش ہوجانے کا کوئی معاملہ بلکہ بعض ارباب معرفت کا بیان ہے کہ عرش پکارا اے خداوند تیرا محبوب کیا اچھا ہو کہ مجھ پر جوتیاں پہنے ہوئے تشریف لائے ہم نے ایک موقعہ پر کہا تھا۔

غلط ہے عرش پہ بیٹھا ہوا اللہ کو کہنا!
مگر سچ ہے نبی کا عرش پر مسند نشیں ہونا

خدائے قدوس جسم و جسمانیت سے پاک و منزہ ہے اُس کا عرش پر بیٹھنا محال ہاں حضور کے لئے ہی یہ بات زیب دیتی ہے کہ آپ مسند نشین عرش ہوں۔ اس دور میں بھی کچھ ناسمجھ ایسے ہیں جو حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کو لفظ بشر کے ساتھ یاد کر کے حضور کا عالم خاکی سے عالم نور کی طرف جانا محال اور بعید از خیال و عقل سمجھتے ہیں حالانکہ بات صاف ہے سب جانتے اور اسے مانتے ہیں کہ آپ خدائے قدوس کا نور شریف تھے اور ایسے نور تھے جو دنیائے انسانیت کی طرف منتقل ہونے سے قبل مقام قرب خاص میں جلوہ گر رہے اور اپنے نور سے کل جہاں کو منور فرماتے رہے عالم قدس سے عالم ظاہر کی طرف منتقل ہوئے تو اس انتقال میں برسہا برس لگ گئے اصل نور اصل کی جانب منتقل ہوا۔ الشیء یرجع الیٰ اصلہ۔ ہر شئے اپنی اصل کی جانب منتقل ہو جایا کرتی ہے۔ کیا ہم روزمرہ نہیں مشاہدہ کرتے ہیں کہ ہزار ہا میل تک بجلی آن کی آن میں منتقل ہو جاتی ہے۔ بجلی کا نور اگرچہ چند منٹوں میں کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے اور پھر سیکڑوں من وزن والا جہاز خلا میں منتقل ہو سکتا ہے۔ ۱۸۰۰۰ ۱۸۰۰۰ ۳۰۰۰۰ ہزار میل فی گھنٹہ راکٹ فضائے آسمانی میں جا کر واپس آ سکتے ہیں تو نور الٰہی کا مکہ سے مسجد اقصیٰ اور مسجد اقصیٰ سے ساتوں آسمانوں اور اُن سے بھی آگے پہنچکر بارگاہ قدس میں حاضر ہو جانا کیوں بعید از قیاس ہے۔ جانے والا تشریف لے گیا تصدیق

کرنے والے صدیق بنے آج ہم اس باب میں جھگڑتے ہیں حالانکہ قرآن مقدس نے فرمایا تھا افتمارونہ علی ما یری جو کچھ وہ نے دیکھا تم ان کے دیکھنے پر جھگڑتے ہو۔ انبیاء و مرسلین آتے جاتے آپ کے استقبال کو حاضر تھے اور حضور کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو منور فرما رہے تھے۔

حضور سب کو جمال منور سے سرفراز کرتے ہوئے گئے اور واپس تشریف لائے صَلَّی اللّٰہُ علیک یا رسول اللہ۔ یہ سارا منظر مسجد اقصیٰ میں پہنچکر سامنے آگیا ہم لوگ تمامی متبرک حصوں میں حاضری دیتے نمازیں پڑھتے سب کے لئے دعائیں کرتے۔ پاک و ہند کے اعزہ و اخوان سب ہی کے لئے دعائیں کیں۔

علمائے قدس سے ملاقاتیں: مسجد اقصیٰ کی جماعت میں جس قدر علمائے قدس تشریف لائے اُن سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں ہوجاتیں مستحقین کی خدمات میں مناسب موزوں نذور بھی ہماری طرف سے پیش کیجاتیں امام و موذنین بوّابین کو نذور دی گئیں خصوصی علمائے اوقات ملاقات کے تبادلہ خیالات کیا گیا۔

مولانا محمد علی جوہر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری

رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر کی خدمات قومی و مذہبی کو اللہ تعالیٰ نے یہاں سے دنیا میں بھی یہ شرف عطا ہوا کہ مولانا کا وصال اگرچہ یورپ میں ہوا مگر آپ بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ کے ایک حجرے میں دفن ہوئے اتنی بڑی سعادت آپ سے پہلے کسی قائد کو حاصل نہ ہوسکی مولانا کے حجرہ کے دروازہ پر آپ کا پورا نام

سفید پتھر پکندہ ہے اب سے پانچ چھ سال قبل جب ہماری حاضری ہوئی اُس وقت مولانا کا وہ چغا جس میں آپ کا انتقال ہوا وہ بھی حجرے میں لٹکا ہوا تھا اس سال نظر نہیں آیا۔

دیر تک فاتحہ پڑھی دوران ایصال ثواب میں تحریک خلافت کا پورا زمانہ یاد آگیا۔ جبکہ ہم مولانا کی معیت میں تحریک خلافت کا کام کرتے تھے۔

بیت خلیل الرحمٰن کا سفر: ۔طے پایا کہ صبح نماز فجر کے بعد متصلاً بیت خلیل الرحمٰن کی زیارت کے لئے چلیں سب سے پہلے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے وہ تبرکات جو آپ سے منسوب ہیں انکی زیارت کریں پھر آپ کی جائے پیدائش بیت اللحم دیکھیں سب جگہ زیارت کرتے ہوئے سیدھے خلیل الرحمٰن جائیں چنانچہ ۲ گھنٹے حضرت مسیح علیہ السلام کے آثار و تبرکات کی زیارت کرنے میں صرف ہو گئے۔ نماز ظہر تک بیت خلیل الرحمٰن پہنچ گئے۔ یہ مقام اب کافی آباد اور بارونق ہو گیا ہے۔ بیت المقدس سے یہاں تک کی مسافت تقریباً ایک سو کلو میٹر ہے راستہ پہاڑی اوتار چڑھاؤ کا ہے بازار نہایت بارونق ہیں ہزاروں کی آبادی ہے مکانات نئے طرز کے کافی بن گئے وسط شہر میں ایک وسیع قطعہ کے اندر حضرات انبیائے کرام جلوہ افروز ہیں۔

حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ و حضرت سیدنا اسمٰعیل علیہما السلام حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام جیسی مقدس ہستیاں یہاں تشریف فرما ہیں ان میں سے ہر ایک اپنی

جگہ خاص عزت و شرف کا مالک ہے۔

سیدنا ابراہیم خلیل علیہ السلام کے مزار شریف پر حاضر ہو کر آپکی پوری حیاتِ مقدسہ سامنے آگئی۔ آپ نے کس کس طرح قربانیاں دیں بچپن کے زمانے سے لے کر تا بنائے کعبۃ اللہ شریف سارے واقعات زیر نظر تھے۔ آپ کے مزار شریف کے سامنے فاتحہ شریف پڑھتے وقت عجیب قسم کا سرور رہا۔ کبھی تو خانہ کعبہ کی تعمیر کا منظر آنکھوں کے سامنے آتا۔ کبھی سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کا واقعہ کبھی حضرت اسمٰعیل اور حضرت بی بی ہاجرہ علیہا السلام کو کعبہ کی سرزمین پر یکہ و تنہا چھوڑ کر چلا جانا کبھی آگ میں ڈالا جانا اللہ و غنی ان اکابر مرسلین کرام نے حق کی خاطر کیسی کیسی عظیم الشان قربانیاں پیش فرمائیں۔ پھر خدائے قدوس کی طرف سے خلعت کے درجات پر فائز فرمایا گیا۔

زان بعد حضرت یعقوب و سیدنا یوسف علیہ السلام کے مزارات پر حاضر ہوئے تو سورۂ یوسف کی آیاتِ شریفہ زبان سے جاری ہونے لگیں سیدنا یوسف علیہ السلام کا والد بزرگوار سے خواب نقل فرمانا۔ پھر بھائیوں کے ساتھ جنگل میں جانا۔ کنوئیں میں ڈالا۔ اور نکالا جانا بازار مصر میں فروختگی پھر مصر میں قید کیا جانا۔ عرصہ دراز کے بعد باعزت رہائی۔ معجزات یوسفی کا ظہور۔ بھائیوں کا حاضر دربار ہو کر واپس جانا۔ دوبارہ حاضر ہونا۔ ایک بھائی کا روک لیا جانا۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام کا بوڑھاپے میں امتحانات دینا۔ پھر تخت پر حضرت یعقوب علیہ السلام کا عزت

وتکریم کے ساتھ بٹھایا جانا بھائیوں کا سجدہ کرنا۔ حضرت یوسف کی طرف سے بھائیوں کی معافی کا اعلان یہ تمام واقعات نظروں کے سامنے آگئے فاتحہ اگرچہ لمبی ہوگئی مگر ہمارا قلب مطمئن تھا کافی دیر کے بعد فراغت پائی۔ ساتھی بھی پورے عجز وانکسار وخلوص کے ساتھ مزارات پر حاضر تھے۔ کافی خط اور فیض اٹھانے کے بعد ظہر پڑھ کر واپس ہوسکے۔ کھانا موٹر ہی میں کھایا۔ سب جگہ حاضریاں دیتے ہوئے شام تک بیت المقدس واپس ہوگئے یہاں کا موسم بڑا خوشگوار ہے۔ رات کو بند کمرے میں سوتے ہیں شب کے آخری حصے میں کمبل اوڑھنے کی ضرورت ہوجاتی ہے۔

علمائے قدس کی دعوت:۔ ہم نے مسجد اقصیٰ میں بعض بعض علمائے کرام سے ملاقاتیں کرلی تھیں لیکن جی چاہتا تھا کہ ایک اجتماع ایسا ہو جس میں یہاں کی مشہور ومعروف شخصیتیں یکجا ہو کر باتیں کرسکیں چنانچہ ہم نے اپنی قیام گاہ پر جالیہ مفتی اعظم فلسطین اور دیگر مشاہیر علماء کو مدعو کیا الحمد للہ اجتماع خاصا اچھا رہا۔ مفتی اعظم سے ہماری ملاقات کراچی میں برادرم خان لیاقت علیخاں مرحوم ہوچکی تھی آپ نے کراچی کے علاوہ مغربی پاکستان کا دورہ بھی فرمایا تھا۔ بڑے با اخلاق عالم ومفتی ہیں مگر جو بات حضرت مولانا مفتی امین الحسینی دامت برکاتہم العالی میں ہے وہ مجاہدانہ شان کسی دوسرے میں نظر نہیں آتی۔ موجودہ مفتی فلسطین با اخلاق اور صاحب علم وتفقہ ہیں مگر جذبات کے لحاظ سے کمزور ہیں۔ مہاجرین فلسطین کے بارے میں گفتگو ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ انہوں نے کلام کا رخ بدل کر دوسرے مسائل چھیڑ دیئے۔ اسی طرح حجاز کے بارے میں ان کی روش رہی بہرحال دعوت کا اجتماع کافی دیر تک جاری رہا۔ علمائے قدس سے دیر تک مباحث

و مذاکرات جاری رہے ہم نے اپنے مشن کی داغ بیل ڈالدی۔ فتوے کی کاپیاں مفتی صاحب اور دیگر علمائے قدس کی خدمات میں پیش کردیں جس دن چلنا تھا اُسی دن مفتی فلسطین کے دفتر میں جاکر ملے یہاں بھی ۱½ گھنٹے کے قریب ملاقات کا سلسلہ جاری رہا حضرت مفتی صاحب نے وعدہ فرمایا کہ میں انشاء اللہ جواب مرتب کرکے روانہ کروں گا تفصیلی تبادلۂ خیالات اور اپنی تحریک کی اعانت کا وعدہ لے کر ہم لوگ بیت المقدس سے واپس ہوئے۔

عمان ولبنان بیروت ودمشق کا قیام

بیت المقدس سے ذریعہ ہوائی جہاز عمان آئے یہاں کام کیا ——— کچھ زمین بنائی پھر لبنان میں مصروف رہے

لبنان سے سیدھے بیروت گئے۔ بیروت میں چھ دن قیام کیا۔ سب سے پہلے پاکستانی سفارتخانہ میں مسٹر صلاح الدین خورشید و مسٹر حسن سے ملاقاتیں کیں پھر سفیر محترم سے ملاقات کی۔ الحمدللہ یہاں پاکستانی عملہ کافی مستعدی سے مصروف کار ہے۔ عمال و کارکنان پوری تن دہی سے کام کرتے ہیں۔

مسٹر صلاح الدین خورشید مسٹر حسن نے دعوتوں کا اہتمام کیا۔ ہم لوگ بیروت کے ایک اچھے ہوٹل میں مقیم تھے جو وسط شہر میں ہے اگرچہ یہاں کے ہوٹل بالکل یوروپین طرز و خرچ کے ہوٹل ہیں اخراجات یہاں زائد ہیں مگر سکون و آرام کے لحاظ سے ہوٹل ہی عمدہ قیام گاہ ہیں چھ دن کے قیام میں مقامی علما و مشائخ سے ملے یہاں کے علماء و مشائخ بیرونی افراد سے باتیں کرنے میں جھجکتے ہیں۔ حکومت بھی تقریباً نیم عیسائی ہے۔ مگر پاکستان کے متعلق اچھے

ہیں اس سے قبل ہم تین بار آچکے ہیں۔ سب سے پہلے اپنے پرانے متعارفین حضرات سے ملاقاتیں کیں البتہ ڈاکٹر فیض سے ملاقات نہ ہوسکی اور نہ یہ ہی معلوم ہوسکا کہ وہ آجکل کہاں ہیں۔ مکان پر بھی گئے مگر اس مکان میں اب کوئی دوسرے صاحب رہتے ہیں یہاں ڈاکٹر صاحب کا پتہ نہ چل سکا۔ بیروت کے مزارات اور شہر سے ۲۰ میل دور باہر کا سفر مسٹر صلاح الدین خورشید نے کرایا انکی معیت میں سب سے پہلے ایک بڑے بزرگ دعالم کے مزار پر حاضر ہوئے وہاں سے بیروت کے باغات کے مناظر دیکھے تازہ پھل کھائے اپنے ہمراہ بھی لائے اور صلاح الدین صاحب کے یہاں کی دعوت میں بھی خوب کھائے یہاں کے قیام میں قبور کی تحریک کی تبلیغ کی گئی لوگوں کو سمجھایا گیا۔

بیروت سے دمشق کا سفر بائی روڈ

مسٹر حسن نے مشورہ دیا کہ بیروت سے دمشق بجائے ہوائی جہاز کے موٹر سے جایئے تاکہ پہاڑی مناظر دیکھتے ہوئے سفر ہوسکے

چنانچہ ہم نے اتفاق رائے کرلیا اور یہی پروگرام بنا کہ موٹر طے کرلی جس میں ہم سب مع سامان کے روانہ ہوئے جب بیروت کی سرحد اور پہاڑی راستے ختم ہوگئے تو دمشق کا کسٹم آفس آیا۔ یہاں کے کسٹم آفس میں ہم سب کو سخت پریشانیاں لاحق ہوئیں تمام سامان جو انتہائی احتیاط و محنت سے باندھا اور درست کیا گیا تھا۔ ایک ایک چیز کھولی گئی تمام سامان سڑک پر ڈالدیا گیا۔ ہمارے پاس محصولی سامان تو کچھ تھا نہیں مگر دشواری یہ تھی کہ صندوق ٹوٹ گیا تھا رسیوں سے بھی چلتے وقت ٹھیک کیا گیا۔ سب سامان علیحدہ علیحدہ ہوگیا۔ جس کا

یکجا کر کے طمانیت سے باندھنا ناممکن ہو گیا تھا۔ ۳ گھنٹے کے قریب یہاں رہنا پڑا گویا تین گھنٹے کی جیل ہو گئی۔ کھانا۔ پینا۔ چائے وغیرہ سب کا روزہ ہوا۔ رات کو ۱۲½ بجے دمشق پہنچے ایک پاک وصاف ایسا اچھا ہوٹل تلاش کیا جہاں یورپ کی بلائیں نہ ہوں بڑی دشواری کے بعد ایک ہوٹل ملا جس کے متعلق بہت کچھ بتایا گیا تھا کہ یہ ہوٹل نجاستوں سے پاک ہے مگر قیام کے بعد معلوم ہوا کہ سوائے ناچ رنگ کے اور تمام لغویات یہاں موجود ہیں۔ ہم لوگ اپنے بند کمروں میں رہتے تھے اور زیادہ وقت باہر گزرتا۔

علما کی ملاقاتیں :۔ ہم نے دوسرے ہی دن سے علما و مشاہیر سے ملاقاتیں شروع کر دیں تاریخی مقامات پر حاضریاں دیں ہم نے پہلے جامع دمشق میں نماز جمعہ پڑھنا طے کی۔ یہاں کی جامع مسجد ایک تاریخی مسجد ہے یہ شہر بہت سے انقلابات دیکھ چکا ہے سب سے بڑا اور اندوہناک وہ انقلاب تھا جبکہ حضرات اہلبیتِ اطہار کی مخدرات اور پاک بیبیاں بازاروں محلوں گلیوں میں سے اسیر بنا کر دربار یزید میں لے جائی جا رہی تھیں۔ ہم نے وہ راستے بھی دیکھے جس طرف سے حضرات اہلبیت کے قافلے گئے۔ وہ جگہ بھی دیکھی جہاں سیدنا امام عالی مقام کا سر مبارک رکھا گیا تھا اور اس کے ساتھ یزید علیہ اللعن نے انتہائی گستاخیاں کی تھیں۔ وہ جگہ بھی دیکھی جہاں اسیرانِ اہلبیت اطہار نے حق و صداقت کے اظہار کے لئے ایسے خطبات و تقاریر فرمائیں جن سے یزید اور اس کے درباری تھرا اٹھے۔ سیدنا سجاد رضی اللہ عنہ نے اپنی طاقتِ لسانی کے باعث ایسے ارشادات عالیات فرمائے کہ دربار یزیدی کانپ کانپ گیا

ان تمام مناظر کو دیکھتے دیکھتے قلب نے پکارا۔

"ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما"

حسین زندہ ہے اس کا کردار و عمل تا قیامت باقی رہے گا۔ اے یزید تو مر گیا۔ آج دنیا تیرا نام سنتے ہی اپنی بے تعلقی کا اظہار کرتی ہے مگر جہاں حسین مظلوم رضی اللہ کا اسم گرامی آتا ہے آنکھیں فرش راہ بنجاتی اور قلوب سراپا توجہ ہو جاتے ہیں کوئی ایسی بدقسمت ہو جو تذکار حسین سنکر آبدیدہ نہ ہو جائے۔ شاید ہی کوئی قلب ایسا ہو جس میں محبت حسین جلوہ گر نہ ہو۔ کردار حسین تاریخ کا نہ مٹنے والا نسخہ ہے۔ جو الی یوم القیامہ زمانہ کو درس عظیم دیتا رہے گا۔ اور جناب امام عالی مقام کی زندگی کے محیر العقول کارنامو کو مختلف عنوانات و حیثیت سے تازہ کرے گا۔

جامع مسجد کے امام کا خطبہ:۔ جامع دمشق مصلیوں کی کثرت سے لبریز تھی۔ یہاں کے خطیب و امام بغیر داڑھی کے امام تھے۔ خطبہ زبان و فصاحت بلاغت مذہبیات کا اچھا شاہکار تھا۔ مگر خطبے میں عرب قومیت کا مسئلہ سب سے زیادہ نمایاں تھا اور افرنجیت و سامراجیت کی تحریکات کا مکمل رد تھا۔ سیاسی مباحث نے خطبہ کی مذہبی اہمیت کا اثر ختم کر دیا۔ ایک اچھے قاری نے دل نشین لہجے میں قرآن کریم پڑھکر نمازیوں کے دلوں میں ایمانی گرمی پیدا کی۔ نماز ختم ہوئی تو ایک گھنٹہ متعارفین سے ملاقاتوں میں نکل گیا۔ حضرات علمائے کرام سے اگلی ملاقاتوں کا وقت طے ہو گیا۔

حضرت مولانا سید عبد الوہاب صاحب سے ملاقات:۔ شام کی بزرگ ترین شخصیت جو علم و فضل روحانیت کے لحاظ سے

بلند پایہ ہے وہ ہے مولانا سید عبدالوہاب صاحب قبلہ کی ذات گرامی آپ شام میں چوٹی کے عالم و درویش ہیں۔ ہر سال حرمین الشریفین حاضری دیتے ہیں۔ اس سال بھی حاضر ہوئے اور واپس ہو کر فالج کا اثر ہو گیا۔ ہم لوگوں کو خصوصاً نسبت سے آپ کے ساتھ تعارف ہے سب سے پہلے ہم آپ ہی کی خدمت گرامی میں حاضر ہوئے دو ایک دن تک تو سلسلۂ مزاج پرسی حاضریاں ہوتی رہیں۔ چوتھے دن حضرت سے نفس تحریک پر مفصل تبادلۂ خیالات ہوا۔ چنانچہ علمائے شام کا اجتماع طے ہو گیا۔ تمامی علمائے کرام مدعو کئے گئے پہلے ہمارا مرتب کردہ جواب پڑھا گیا۔ حضرات علمائے ہمارا جواب بہت پسند کیا۔ بعد سماعت تصدیقات و توثیقات فرمائیں۔ یہاں مزید کاپیوں کی ضرورت پیش آئی۔ پچاس کاپیاں ٹائپ سے نکلوائیں

متفرق کاپیاں دیگر علمائے کرام کے پاس چھوڑیں۔ دس دن کے قیام کے بعد دمشق سے ہم لوگوں نے مصر کا ارادہ کیا۔ سیٹوں کے انتظامات شروع کئے ۹½ بجے شب کے جہاز جانے والا تھا مگر دمشق سے لیٹ چلا اور رات کے ۲ بجے قاہرہ کے مطار پر پہنچا۔ سامان چونکہ دمشق کے کسٹم آفس میں خراب ہو گیا تھا اس لئے بعض لکیس مطار مصر پر چھوڑے گئے تاکہ واپسی پر محصول ادا کر کے سامان وصول کر لیا جائے اور ساتھ لیجانے کی زحمت سے بچ جائیں۔

قاہرہ کے ہوٹلوں میں بزمانۂ سابق قیام کر کے تلخ تجربات ہو چکے تھے اس لئے یہاں خاص طور پر کسی ایسے ہوٹل کا ڈھونڈنا جہاں اطمینان و سکون کے ساتھ نماز وغیرہ ادا کر سکیں۔ مشکل تھا۔ مگر کوشش کے بعد الحمدللہ

ایک اچھا صاف ستھرا ہوٹل جو مغربی ناپاکیوں سے پاک تھا مل گیا ہم سب اُس میں ٹھہرے۔ خرچہ کے لحاظ سے سمز اس وغیرہ کے مقابلے میں کچھ ہی کم تھا۔ مگر آرام دہ کافی تھا۔ ملاقاتی کمرے بھی بہت عمدہ تھے دوسرے دن اپنے احباب دیرینہ کو مطلع کیا سب سے ملاقاتیں شروع ہوگئیں۔ حضرات علمائے مصر سے ملاقاتوں کے پروگرام طے ہوگئے یہاں چونکہ تعمیری کام مکمل کرنا ہیں۔ اور وہ سب کے سب وقت کے محتاج تھے۔ چنانچہ طے کیا گیا کہ کم از کم دو ہفتے قیام ناگزیر ہوگا اگرچہ اخراجات دشوار یہ کی طرف سے فکر تھی۔ جو رقم ہمارے ساتھ ہے اس میں اخراجات کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا سفر عزت و آبرو کے ساتھ اختتام تک پہنچے گا۔

مزار حضرت بی بی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا پر حاضری

قاہرہ میں سیدنا الحسینؓ مزار سیدہ بی بی زینبؓ اور مزار سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ مزارات زیارت گاہ عام و خاص ہیں۔ خصوصاً حضرت سیدہ بی بی زینب رضی اللہ عنہا کے مزار پر عجیب و غریب برکات کا نزول ہوتا ہے۔ ہم لوگ نماز مغرب کے وقت حاضر آستانہ مبارکہ ہو سکے آستانہ مقدسہ حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ہر ایک زائر سراپا ادب بنا ہوا حاضر تھا یہاں بھی کافی تاثرات قلوب پر وارد ہوئے آستانہ مبارکہ کی ضریح مبارکہ پاکستان کے ایک مشہور بینک کا کاروبار کرنے والے تاجر و سیٹھ نے انتہائی عقیدت کے ساتھ کافی روپیہ سے تیار کرا کر مزار شریف پر چڑھائی ہے۔ مصر میں عام و خاص طور پر تمام آستانوں پر بزرگ کی تاریخ

وصال و سنہ کے کتبات کندہ ہیں جنھیں پڑھ کر ہر ایک شخص بآسانی سمجھ لیتا ہے کہ کون بزرگ ہیں آستانوں اور بزرگوں کے قبے اور کتبات دراصل ہماری تاریخ کا سنہری باب ہیں۔ مزار سیدہ بی بی زینب پر حاضر ہو کر قلب کی عجیب حالت ہوئی دیر تک گریہ رہا۔

عام کارکنان سے ملاقاتیں دعوتیں ضیافتیں

دو چار دن کے اندر اندر قاہرہ کے احباب کو علم ہو گیا اب ہر طرف سے لوگ ملنے آنے لگے ضیافتیں شروع ہو گئیں پرانی اور جدید جماعتیں جس قدر یہاں ہیں سب سے ملنا ہے استاد محترم الحاج مولانا محمود ربیع معلم الفقہ جامع ازہر اور دیگر علمائے مصر سے تفصیلی ملاقاتوں میں کام کا خاکہ طے ہو گیا۔ کئی پارٹیوں میں ہماری تحریک پیش ہو گئی اور ہر حلقے میں بیحد پسند کی گئی۔

پاکستانی سفارتخانہ محترمی خواجہ شہاب الدین و محمد احمد صاحب سے ملاقاتیں

مصر پہنچنے کے دوسرے ہی دن ہم نے اپنے ہوٹل سے فون کیا فون پر خواجہ صاحب محترم اور محمد احمد صاحب کو اپنا مصر پہنچنا بتایا وہ بیحد خوش ہوئے۔ فون پر ملاقات کا وقت تجویز ہو گیا۔ ہم تینوں ارکان سفارتخانہ گئے۔

ہمارے اور خواجہ صاحب محترم کے مابین دیر تک مختلف مسائل و عنوانات پر گفتگو ہوتی رہی نام بنام مختلف حضرات کی خیریت اور

مزاج پرسی کرتے رہے۔ چائے پی کر محمد احمد صاحب سے ملنے جانا تھا مگر وہ علیل ہوگئے اس لئے اس روز جانا ملتوی کیا دوسرے دن اُن سے تفصیلی باتیں ہوئیں۔ محمد احمد صاحب کراچی میں چیف پاسپورٹ آفیسر کی حیثیت سے نمایاں خدمات انجام دیتے رہے۔ چونکہ ایک اچھے وکیل ہیں اس لئے وزارت خارجہ نے آپ کو مصر میں مامور کر رکھا ہے۔ یوپی کے اعلیٰ خاندان سے ہیں۔ مولوی محمد اسمٰعیل جج کے صاحبزادے ہیں دو ہفتے کے قیام میں ہم اپنے حالات سے پاکستانی سفارتخانے کو مطلع کرتے رہے۔

وزارت اوقاف کے وزیر صاحب کو فون پر اطلاعات

پاکستانی سفارتخانہ سے متعدد بار وزارت اوقاف کو ہمارے قاہرہ پہنچنے کے متعلق اطلاعات کیے تھے اس لئے خواجہ صاحب محترم نے وزیر صاحب کو مطلع فرما کر ہمارا پورا پتہ بتادیا۔ اسی دن وزارت اوقاف سے ۳۔۴ عمال ہوٹل تشریف لے آئے اور ہمیں ہمارا پروگرام جو وزارت اوقاف نے آثار اور تاریخی مقامات کے مشاہدہ و معائنہ کا مقرر فرمایا تھا اُس سے مطلع کیا اور وزیر صاحب سے ملاقات کے وقت و تاریخ سے باخبر کیا پہلے ہم نے اور رفقائے وزیر موصوف سے ملاقات کے دفتر میں جاکر ملاقات کی ملاقات میں ایک دوسرے وزیر ایک ازہر کے فاضل بھی موجود تھے مختلف مسائل علمی پر مذاکرات شروع ہوگئے۔ گنبد خضرائے مقدسہ کے بوسیدہ پردوں کا مسئلہ بھی چھڑ گیا اور کافی دیر تک تبادلۂ خیالات رہا پھر تحریک تحفظ قبہ

قبور صحابہ و اہلبیت آگئی اس پر بھی سیر حاصل بحث ہوگئی وزیر صاحب محترم اور دوسرے وزیر و عالم سب ہم سے متفق ہوئے۔

شیخ ازہر سے ملاقات: - دوسرے دن شیخ ازہر سے ہم لوگ ملے ایک گھنٹے کے قریب شیخ ازہر سے باتیں رہیں آجکل تمام عربی ممالک میں عرب قومیت اور عربی زبان کا مسئلہ زور پر ہے ہم سے بھی پاکستان میں عربی کے موقف پر سوالات کئے گئے ہم نے بتادیا کہ جو مدارس علما کے اختیارات و اقتدار میں چل رہے ہیں ان سب میں عربی ہی کے ذریعہ درس ہوتا ہے اور عربی علما کے طبقے میں بلاشبہ اچھی طرح چل رہی ہے لیکن ملکی زبان کی حیثیت سے عربی کا لازمی زبان بننا۔ اس میں وقت لگے گا۔ جدید عربی کے مدرسین ہمارے یہاں کم ہیں۔ شیخ نے فرمایا اس ضرورت کو ہم پورا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم نے علما کی تندھی کا ذکر کرتے ہوئے بتادیا کہ زبان عربی کی ترویج و ترقی کے لئے ہم میں کا ہر ایک فرد پوری قوت و عمل کے ساتھ تیار ہے دیگر اساتذہ ازہر سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔

حضرت استاذ محمود ربیعی معلم الفقہ سے ملاقاتیں

حضرت استاذ محمود ربیعی معلم الفقہ جامع ازہر سے مدینہ منورہ مکہ معظمہ ہی میں ملاقاتیں ہوگئی تھیں مصر کا پروگرام بنادیا گیا تھا سب سے پہلے حضرت علامہ ربیعی صاحب

نے اپنے یہاں ہم لوگوں کو کھانے پر مدعو فرمایا۔ جہاں مفصل باتیں ہوگئیں حضرت نے ہمارا مرتب کردہ فتویٰ لے لیا اور تفصیل سے ایک مقدمہ لکھنے کا وعدہ فرمایا ماشاءاللہ حضرت ربیعی صاحب کہنہ مشق اور مدلل لکھنے والے فقیہ و مضمون نگار ہیں حج ٹیکس کے سلسلے میں بھی جو فتویٰ ہمارے یہاں سے تیار کیا گیا تھا اُس پر بھی آپ کا مقدمہ شامل تھا۔ حضرت نے فرمایا انشاءاللہ کافی دلائل کے ساتھ میں اسی ہفتے میں مقدمہ تیار کرتا ہوں تاکہ چند نشستوں میں اُس کا مقابلہ کرلیا جائے اور اُس کا ٹائپ بھی آپ حضرات کرالیں۔ حضرت نے مقدمہ شروع کردیا اس درمیان میں وزارت اوقاف نے ہمارا اسکندریہ کا پروگرام مرتب فرمایا جہاں عالم اسلامی کے ۰۰ طلبا کی طرف سے منعقد کردہ جلسۂ عام میں مشترک ہوکر ہمیں ایک تقریر کرنا تھی۔ شبان المسلمین کے صدر محترم بھی اس جلسے میں شریک تھے۔ بڑا اچھا اجتماع تھا۔ ہماری تقریر کے بعد صدر شبان المسلمین نے باوجود بڑھاپے کے نوجوانوں کی طرح بڑی پُرجوش تقریر فرمائی جس میں طلبا کو میدان جہاد میں اُترنے کا درس دیا۔ اور دوران تقریر میں فرمایا کہ آپ درس و تدریس کے تمام مراحل طے کریں۔ جہاد جسمانی قولی لسانی کے لئے تیار ہوجائیے الجزائر و فلسطین کی قسمت آپ سے وابستہ ہے۔ تین گھنٹے تک ہم لوگ یہاں شریک رہے۔ اس بعد اپنی قیام گاہ پر واپس ہوئے۔

صبح ناشتے کے بعد صدر محترم ہمیں تشریف لے آئے دیر تک باتیں رہیں

ناشتہ کے بعد ہم اسکندریہ میں بعض حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات کی زیارت کے لئے چلے گئے بڑے بڑے تاریخی حضرات

یہاں جلوہ افروز ہیں۔

علامہ ربیعی کی طرف سے پارٹی

دوسرے دن شام تک قاہرہ پہنچے اسی دن جمعیۃ رابطۃ الاسلامیہ کی طرف سے زیر نگرانی حضرت علامہ ربیع صاحب ہمارے اعزاز میں ایک بڑی دعوت دریائے نیل کے کنارے مقام جیزان میں ہوئی۔ جہاں چلئے کے بعد حضرت علامہ ربیعی نے ہم لوگوں کا تعارف کراتے ہوئے تحریک حفاظت قبب وقبور اور فتوے کی تیاری کا حال بتایا اور ہم سے تقریر کی خواہش کی ہم نے اور مولانا نورانی میاں صاحب نے مفصل طور پر مشرح وبسط کے ساتھ روشنی ڈالی جو علما اس جلسے میں موجود تھے ان سب نے اعانت وحمایت کا وعدہ فرمایا۔

علما ومشاہیر کی دعوتیں:۔ ہمارے ہوٹل میں حضرت ربیعی صاحب اور دیگر عمائد وعلما کے کئی اجتماعات بلائے گئے اور تحریک پر تفصیل سے باتیں ہوئیں۔

عشیرۃ المحمدیہ کی جانب سے ہمارے اعزاز میں دعوت اور جلسۂ عام

تیسرے دن عشیرۃ المحمدیہ قاہرہ کی جانب سے ایک جلسۂ عام ہمارے اعزاز میں ترتیب دیا گیا یہ انجمن قاہرہ کی سب سے پرانی اور خالص مذہبی انجمن ہے ایک ماہانہ رسالہ المسلم بھی نکالتی ہے اسکے ارکان وعہدہ داران بہت اچھا تعمیری کام کر رہے ہیں ۹½ بجے شب سے ½ ۱۲ بجے تک جلسۂ عام جاری رہا۔ اگرچہ اس دن

بیماری طبیعت خراب تھی مگر اس اجتماع میں شریک ہونا پڑا۔ ہماری صحت کی خرابی کے باعث نورانی میاں نے مفصل تقریر کی۔ تحریک قبہ و قبور کا بھی تقریر میں ذکر آگیا۔ جو حضرات علما موجود تھے ان میں سے بعض کے دستخط ثبت ہوئے۔ اجتماع نتیجہ خیز رہا۔ تمام تاریخی مساجد و مقابر وغیرہ کی زیارت کی حضرت سیدنا امام شافعی و دیگر بزرگوں کے مزارات پر حاضریاں دیں بڑی پُرلطف محافل تھیں جن میں روحانی جلوے نمایاں طور پر نظر آتے

مقدمہ فتاوے:۔ اُستاذ محترم حضرت علامہ محمود ربیع دامت برکاتہم العالی نے نہایت عمدہ اور پوری وضاحت کے ساتھ تمام عنوانات پر شامل مقدمہ فتوی تیار فرمایا تین نشستوں میں اس کی سماعت ختم ہوسکی پھر ٹائپ کرانے کے بعد بھی مقابلہ کیا گیا ٹائپ بہت غلط ہوا کافی سے زیادہ اغلاط باقی رہ گئیں تھیں انہیں ٹھیک کیا گیا۔ جو مسودہ ہمارے پاس رہا وہ اس درجہ کٹا ہوا تھا کہ اس سے طباعت کا مسودہ تیار کرنا دشوار عظیم ہے۔ مگر اللہ کا نام لیکر سارے مراحل طے کئے جائیں گے۔ بونتو مصر کے علماء و مشائخ کے دستخط بھی ہم نے لئے مگر اُستاذ ربیع صاحب کے مقدمہ سے فتوے کا کافی وزن بڑھ گیا ہے مصر میں ہماری تحریک نے الحمد للہ اچھا رخ اختیار کر لیا ہے مستقبل میں بھی خدا کی نصرت و اعانت ہمارے ساتھ رہے تاکہ ہماری تحریک کامیاب ہو

سفر عراق مقدس:۔ مصر میں تحریک کے حال و مستقبل کے انتظامات کر کے عراق شریف کا پروگرام بنایا سفر عراق ہمارے سفر کا خلاصہ ہے مدینہ منورہ سے کام شروع ہوا آقائے مدینہ کے فرزند گرامی قدر کے آستانہ

کی حاضری میں ایک کی رپورٹ پیش کرینگے۔ اگرچہ ان دنوں عراق کا سیاسی مطلع گرد آلود اور زمین ناہموار ہے مگر ہمیں تو اپنی سرکاروں میں حاضریاں دے کر ہر مسئلہ کو پیش کر کے خدائے قدوس کی بارگاہ میں دعائے کامیابی کرنا ہے۔

دو، تین دن قاہرہ میں سیٹوں کے لئے کوشش کی بیسیٹیں عراقی ایئر سروس سے مل گئیں۔ ۱۲ بجے دن کے ہوائی جہاز سے ہم سب لوگ ایک ساتھ روانہ ہوئے۔ جو سامان جمع کر رکھا تھا۔ اس کا محصول اندازہ سے کہیں زیادہ دینا پڑا۔

حضرت پیر ابراہیم صاحب قبلہ بغدادی سجادہ نشین آستانہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو مصر سے تار کر دیا تھا مگر اس وقت ہوائی جہاز نہ ملا دوسرا دوسرا تار ہمارے بغداد شریف پہنچنے کے بعد ملا ہم آستانہ اقدس پر پہنچ گئے تار بعد کو آیا مغرب و عشاء آستانہ اقدس پر پڑھی بعد نماز حضرت پیر صاحب قبلہ سے مہمان خانے میں دیر تک باتیں ہوتی رہیں اوپر کے کمرے میں ہمارا سامان حسب معمول رکھا گیا شب میں اوپر کے صحن میں آرام کرتے دن میں بوجہ شدید گرمی کے تہ خانے میں آرام کیا جاتا۔

ان دنوں عراق میں جشن یوم آزادی منایا جا رہا ہے۔ ہمیں کربلائے معلیٰ اور نجف اشرف کی حاضریاں دینا ہیں ہمارے پاس اتنا وقت نہ تھا کہ ہم شریک ہو سکتے۔

سفیر پاکستان سے ملاقات:۔ مسٹر خٹک سفیر پاکستان ہمارے پرانے

. دو جمعیت ہیں۔ جب ہم لوگ طاشقند علما کا وفد لے کر براستہ افغانستان جارہے تھے، وہاں بھی خنک صاحب نے ہمارے وفد کی شاندار دعوت کی تھی۔

مسٹر خنک سے جلد بغداد میں ملاقات کر کے ضروری حالات معلوم کرنا تھے تقریباً دو گھنٹہ تک باتیں ہوتی رہیں۔ اکثر و بیشتر مسائل معلوم ہو گئے۔ لیکن ہم نے عراق کے اندر طے کر لیا ہے کہ سوائے مزارات کی حاضری کے دوسرے معاملات میں نہ پڑیں گے۔ چنانچہ اگلے دن ہم لوگوں نے کربلائے معلّٰے، نجف اشرف کی حاضری کا پروگرام بنا لیا اور آستانۂ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ پر بھی عرض کر دیا گیا کہ حضور سیدنا امام عالی مقام اور بارگاہ مولائے کائنات میں حاضری کا عزم ہے سرکار کے توسط و وسیلے سے حاضر ہونے کا جذبہ ہے اجازت مرحمت ہو۔

سفر کربلا و نجف: صبح نماز فجر اول وقت مسجد شریف میں ادا کر کے بذریعہ موٹر ہم سب لوگ روانہ ہو گئے۔ موٹر نئی تھی ڈرائیور بھی بہت اچھا چلانے والا تھا۔ اس نے ۱/۲ ۹ بجے تک کربلائے معلّٰی پہنچا دیا۔ ہم سب باوضو تھے۔ سیدھے آستانۂ شریف کے اندر حاضر ہو گئے بڑے سکون و اطمینان کے ساتھ آستانۂ اقدس پر حاضری ہوئی حسیات و جذبات پر سیدنا امام عالی مقام سے ارادت و عقیدت غالب تھی ایک ایک لمحہ اس طرح گزر رہا تھا کہ ہم اپنے اوپر فخر کر رہے تھے کہ شہنشاہ کونین کے نور نظر لخت جگر کے در پر انور پر حاضر ہیں۔ یکبارگی جذبات کا رخ کربلا کی تاریخ اور حضرت امام علیہ السلام

کی شہادت کے واقعہ جلیلہ کی طرف ہوگیا۔

دل نے کہا دیکھو ایک یزید ہے کہ اُسے لوگ حضرات اہلبیت اطہار کے ساتھ گستاخیاں، اہانتیں، قتل و غارتگری کرنے پر لعنت کے ساتھ یاد کرتے ہیں اور ایک فرزند رسول علیہ السلام ہیں کہ صدیاں گذر گئیں زمانہ کے اوراق اُلٹ گئے۔ تاریخیں بنیں اور بگڑیں۔ مگر حضرت سیدنا حسین علیہ السلام کا واقعہ شہادت آج تک زندہ ہے اور لوگوں سے خراج عقیدت پیش کرا رہا ہے۔ دنیا پر کمیونزم کا غلبہ ہو یا آمریت مسلط ہو حضرت سیدنا حسین کی یاد ہر زمانہ میں باقی رہیگی اُسے نہ مٹایا جاسکے گا۔ اہل تصوف قادری مشرب درویش و فقیر اس آستانے سے لینے اور مانگنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ مانگنے والے کی طلب و ظرف کے مطابق دینے والی سرکار کی طرف سے سب کچھ ملتا ہے۔ پس آج دربار عالی سے ایمان و ایقان عشق و محبت غلامی و فداکاری کی دولت عطا ہو بارگاہ عالی سے نسبت قدیم قائم ہے۔ بس یہی آرزو ہے کہ زندگی کی تمامی ساعتیں آپکی محبت و پیروی میں گذریں۔ زبان و قلم سے حق بات نکلے۔ حق پر جیئے حق پر مرنا شیوۂ حیات ہو۔ بھائی ضیاء القادری اور مولانا مفتی غلام قادر کشمیری یاد آگئے اُنکے لئے دعائیں کیں چند اور خصوصی معروضات تھے جن کا قرطاس اور الفاظ و حروف سے تعلق نہیں کہا جو کچھ کہا مانگا جو مانگا۔

آخر میں پاک و ہند کے مسلمانوں کے لئے دعائیں کیں خدائے واحد ہر مسلمان کو دین اسلام پر قائم رکھے۔ پھر اپنے خاندان کے چند

معمولات خاص ادا کئے۔ اوراد ختم کر کے دیگر اطراف و جوانب میں سلام عرض کئے رخصتی فاتحہ پڑھی اپنے احباب و اخوان اور دوستوں کا سلام بنا زپیش کیا۔

نجف اشرف کی روانگی:۔ دو گھنٹے دربار سیدنا امام عالی مقام میں حاضر رہ کر اسی وقت نجف اشرف روانہ ہو گئے ۱۱ گھنٹے کے اندر موٹر ڈرائیور نے نجف اشرف پہنچا دیا۔ اب ایک ایسی سرکار میں حاضر ہیں جو باب علم ہے تصوف و محبت عشق و عرفان کا امام ہے جس کی محبت ولایت مسلم ہے جس کی محبت کا ہونا محبت نبوی کے لئے لازم ہے۔ کون ہے جو بارگاہ حضور مولائے کائنات میں ارادت نہ رکھتا ہو جس کے فضائل و شمائل قوت و بہادری شجاعت اطاعت نبوی تاریخ اسلام کا سنہری باب ہے۔ بغیر اس بارگاہ شریفہ سے نسبت و ارادت رکھے ہوئے دربار مصطفوی میں حاضری نہیں ہوتی۔ ہم سب دیر تک بارگاہ حضور مولائے کائنات میں خموش و مودب کھڑے رہے۔ جب تجلیات و انوار روحانی کا نزول ہونے لگا تو قلب بیدار ہوا توجہات عالیات منعطف ہونے لگیں۔ سرکار رواں کے دربار میں عقیدت و محبت کے ساتھ جہاں تک حافظہ نے کام دیا نام لئے۔ جب نام فراموش ہوئے تو پاک و ہند کے بسنے والوں کے لئے دینی دنیوی برکات کی دعائیں مانگیں آخر میں معروضہ کیا کہ جنت البقیع اور شریف جنت المعلےٰ کے قبب و قبور کی جو تحریک شروع کی ہے اس میں کامیابی حاصل ہو۔

آستانۂ مبارکہ پر ایصال ثواب و معروضات پیش کر کے حضرت مُزور صاحب کے ساتھ ان کے مکان پر آئے کھانا کھایا آرام کیا۔ ۴ بجے شام کو فاتحہ پڑھنے کے بعد بر استہ کوفہ و فرات واپس ہوئے

عصر و مغرب راستہ ہی میں پڑھی بغداد معلّٰے دیر سے پہنچے۔ عشاء کی جماعت حضرت پیر صاحب قبلہ کی معیت میں ادا کی۔ فاتحہ کے بعد مکان آکر کھانا کھایا۔ ½ ۱۲ بجے آرام کیا۔ آج طبیعت میں بجائے کسل کے زیادہ تازگی تھی۔ صبح سویرے تہجد کے وقت اٹھے معمولات ادا کیے۔ آستانۂ حضرت سیدنا غوث اعظمؒ پر حاضر ہوئے۔ فجر کا وقت شروع ہوا۔ نماز ادا کی۔ جماعت ختم ہونے کے بعد دلائل شریف کا ختم کیا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد سرکار صاحب بغداد رضی اللہ عنہ کے حضور سلام عقیدت پیش کیا۔ اپنے معروضات نذر کیے۔ ۸ بجے مہمان خانے میں حاضر ہوئے۔

مزار سیدنا امام اعظم ابو حنیفہؒ پر حاضری

بغداد شریف حضرات صلحاء اولیاء اتقیاء۔ شہداء۔ علماء۔ فقہاء و محدثین کا مرکز ہے۔ صدہا ہزارہا روحانی پیشوا یہاں جلوہ گر ہیں۔ سب کے مزارات پر حاضری تو مختصر سے وقت میں مشکل ہے۔ البتہ سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ و سرکار امام اعظم ابو حنیفہؒ پر حاضر ہونا واجبات سفر میں ہے۔ ہم اپنے رفقا کے ساتھ حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ و رضی اللہ عنہ پر حاضر ہوئے آج کل آپ کے روضہ شریف پر مرمت کا کام ہو رہا ہے۔ شامی کاریگر مصروف

کاریگری شیشے اور پتھر پر نقاشی کا کام تیزی سے جاری ہے۔ دیر تک ہم لوگ آستانہ شریف پر حاضر رہے۔ آپ کے انوار روحانی برابر آرہے تھے۔ طبیعت کو انتہائی سرور ہوا۔

یہاں سے فارغ ہو کر سرکار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر حاضر ہو کر فاتحہ دینا کرنا ہے۔ تبرک کے لئے راستہ سے مٹھائی خریدی۔ آتے ہی حضرت پیر صاحب قبلہ سے فاتحہ کے لئے عرض کیا۔ حضور نے فاتحہ دی آستانہ مبارکہ اور مہمان خانے میں تبرک تقسیم کیا گیا۔

اس کے بعد سید ناجنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی فاتحہ پڑھنے گئے۔ حضرت کا آستانہ پاک برکات کا نمونہ ہے کیوں نہ ہو آپ صوفیا کے ناخدا و سردار ہیں اور مقام مرتفع رکھتے ہیں۔

سفر ایران کی تیاریاں :- بغداد معلیٰ میں گیارہ دن قیام کے بعد اب ایران کے سفر کی تیاریاں شروع کر دی گئیں پہلے تو سیٹوں کی امید منقطع ہو گئی تھی۔ مگر ہم اور نورانی میاں ایک دن دفاتر میں ساتھ گئے بالآخر ایرانی ایئر سروس سے ہماری سیٹیں بک ہو گئیں۔ بغداد شریف سے ایک تار دزیر تشریفات کو دوسرا علامہ فلسفی کو دیا گیا کہ ہم لوگ ایران سروس کے ہوائی جہاز سے ۱۳ جولائی کو رات میں طہران پہنچ رہے ہیں۔ جہاز اگرچہ بغداد سے لیٹ چلا تھا۔ مگر طہران اپنے وقت معینہ پر پہنچ گیا۔ طہران کا مطار بہت خوبصورت بنا ہوا ہے جیسے

ہی ہم لوگ ہوائی جہاز سے اُتر کر اندر پہنچے تو دیکھا کہ علامہ فلسفی کے فرستادگان آئے ہوئے ہیں۔ اشاروں اشاروں میں باتیں ہوگئیں چند منٹ کے اندر یہ حضرات اندر تشریف لے آئے اور ہمیں بغیر کسی دشواری و مصیبت کے معہ سامان کے باہر لے آئے۔ علامہ فلسفی کی ان دنوں مجالس جاری تھیں ۲ بجے شب کے آپ واپس ہوتے ہیں اس لئے اپنے نمایندگان کو مطار پر معہ گاڑی کے بھیجا مطار سے ہم لوگ اسی وقت موٹر میں سوار ہو کر نصف گھنٹہ میں علامہ فلسفی کے مکان پر پہنچ گئے۔ علامہ فلسفی تشریف لا چکے تھے۔ پرجوش طریقہ سے بغل گیر ہوئے کھانا تیار تھا سب نے کھایا۔ باتیں ہوتی گئیں۔ علامہ فلسفی کی خدمت گرامی میں ہم نے مصر سے ایک مفصل خط روانہ کر دیا تھا جس میں ایران پہنچنے کی غرض و غایت تحریر کر دی تھی علامہ موصوف نے اس کے مطابق ایک دلچسپ و موثر اور طویل پروگرام بنا لیا تھا۔ فرمایا صبح ۹ بجے سے علمائے ایران اور مجتہدین کرام بغرض ملاقات تشریف لائیں گے اور بعض وہ بزرگ ترین شخصیتیں بھی تشریف لائیں گی جو نہ تو شہنشاہ کے دربار میں جاتی ہیں۔ نہ کسی کے استقبال میں شریک ہوتی ہیں مگر چونکہ آپ لوگ مزارات حضرات اہلبیت اطہار و صحابہ کرام کی تعمیر و حفاظت کا اہم کام شروع کرنے کی تحریک لے کر آئے ہیں اس لئے تمام اکابر ایران علما و مشاہیر اس تحریک میں پوری دلچسپی لینے کے لئے شریک ہو کر تشریف لائیں گے چنانچہ صبح ۹ بجے سے اکابر علما و مشائخ تشریف

لانے لگے جب ڈیڑھ سو سے زیادہ کا اجتماع ہوگیا تو ہم نے ایک تقریر کی جس میں صورت حال کو واضح کیا۔ اپنے مرتب کردہ فتوے کا ذکر کیا مولانا شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی القادری نے ہمارا مرتب کردہ فتوے اور علامہ ربیع مصری کا مقدمہ سنایا اکابر علماء و مشائخ نے دونوں فتوے گہری دلچسپی کے ساتھ سنے اور اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ ½ ۱۰ بجے تک یہ پہلی نشست جاری رہی درمیان میں مقامی اخبارات کے نمائندگان ہمارے بیان کے لیے تشریف لے آئے علامہ فلسفی کا اصرار تھا کہ مختصر سا بیان دیدیا جائے۔ چنانچہ ہم نے ایک بیان مختصر اور جامع لکھوایا اخبارات نے ہمارے اور ساتھیوں کے فوٹو بھی لئے بعض وہ اخبارات جو شام کے وقت نکلتے ہیں ان میں نیوز کے ساتھ فوٹو بھی شائع ہوئے دوسرے دن بھی حضرات علماء و مشائخ کی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا تین دن تک مسلسل یہ ملاقاتیں جاری رہیں۔

شہنشاہ ایران کی تفصیلی ملاقات

اعلیحضرت شہنشاہ ایران کی جانب سے وزیر تشریفات لئے تشریف لائے اور ہمیں پیام دیا کہ اعلیحضرت تاجدار ایران نے کل ملاقات کے لئے طلب فرمایا ہے۔ دن میں ہم نے ملاقات کے لئے ضروری نوٹ تیار کیے اور علامہ فلسفی صاحب سے اس بارے میں مذاکرات بھی کئے گئے۔ ½ ۱۰ بجے دن کو ہم معہ اپنے رفقا کے محل شاہی پہنچ گئے۔ جہاں سب سے پہلے وزیر تشریفات

نے استقبال فرمایا۔ ۱۰ منٹ کے قریب ملاقاتی کمرے میں ہم لوگ رہے
ازاں بعد شاہی کمرے میں بغرض ملاقات داخل ہوئے۔ شہنشاہ نے
گرمجوشی سے معانقہ و مصافحہ فرمایا اور دیکھتے ہی پہچان لیا۔ فرمایا فلاں
فلاں موقعہ پر آپ سے کراچی میں ملاقاتیں ہوئی تھیں مرکزی جمعیۃ علمائے
پاکستان کی جانب سے ہمیں عصرانہ و سپاسنامہ دیا گیا تھا میں پوری
طرح واقف ہوں کہ آپ کراچی و پاکستان میں مجالس میلاد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور یوم سیدنا حسین رضی اللہ عنہ تزک و احتشام کے ساتھ کرتے
ہیں جزاکم اللہ خیر الجزاء۔

ہم نے گذشتہ دس سال کے کاموں کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ
کہ اب سے ۹-۷ سال قبل جمعیۃ علمائے پاکستان نے ایک وفد
حجاز مقدس بھیجا تھا۔ دو ماہ کی لگاتار کوششوں کے بعد کامیابی حاصل
کی۔ گنبد خضرا مقدسہ انہدام سے بچ گیا اور آثار شریفہ و تبرکات نبویہ
برقرار رہے اس وقت سے یہ تحریک میرے قلب میں جاگزیں تھی کہ
بقیع واحد و جنت المعلیٰ میں ہزارہا صحابۂ کرام و اہلبیت عظام کے
منہدمہ مزارات و قبب کی صیانت و حفاظت و بقا کے لئے کچھ کرنا چاہیئے
چنانچہ اس مرتبہ ایک فتویٰ مرتب کیا جس پر ابتداءً پاک و ہند کے علما
کے دستخط کرائے گئے فریضۂ حج سے فارغ ہو کر ہم لوگ جدہ شریف سے
سیدھے قدس۔ لبنان۔ عمان۔ بیروت۔ دمشق۔ مصر و اسکندریہ بغداد
گئے ان سب مقامات پر علمائے کرام کے دستخط حاصل کئے علمائے مصر

تصدیقات کرائیں فتوی پر مقدمہ لکھوایا گیا آخر میں ہم لوگ ایران حاضر ہوئے ہیں۔ الحمدللہ کہ اس بارے میں سب سے زیادہ گہری دلچسپی کا اظہار حضرات علمائے ایران نے فرمایا اور طے کیا کہ ایران سے ایک فتوی بزبان فارسی و عربی شائع کیا جائے گا۔ ہماری تجویز یہ ہے کہ ایک وفد بہ فتوی طہران سے شہنشاہ معظم کا گرامی نامہ لے کر جائے جس میں جلالۃ الملک المعظم سعود کو لکھا جائے کہ وہ مزارات صحابہ و اہلبیت اطہار کو پختہ بنوائیں ہر ایک مزار پر کتبات لگائے جائیں جن پر نام کندہ ہوں تاکہ زائرین کو سہولت ہو۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے انگریزی زبان میں مفصلاً تمامی امور پر روشنی ڈالی۔ دیر تک موضوعات پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا پھر پاکستان و ایران کے تعلقات کی خوشگواری پر مذاکرات جاری رہے آخر میں جلالۃ الملک المعظم نے فرمایا کہ شہر میں آپ حضرات علامہ فلسفی کے مہمان رہیں گے اور باہر ہمارے مہمان ہونگے یہاں سے آپ لوگ قم۔ اصفہان۔ مشہد مقدس۔ خراسان جائیں گے تو ہماری طرف سے مہمانداری ہوگی۔

قم کا سفر:۔ چنانچہ سب سے پہلے ہم لوگ قم گئے۔ قم طہران کا سب سے بڑا علمی مقام ہے۔ جہاں علامہ بروجردی کی زیر نگرانی ایک عظیم الشان دارالعلوم اور ایک شاندار مسجد تیار ہوئی لاکھوں روپیہ طلبا و مدرسین پر خرچ کیا جاتا ہے۔

طہران سے ذریعہ موٹر ہم لوگ روانہ ہوئے ۱۲½ بجے قم پہنچ گئے۔ جہاں حضرات علمائے کرام اور علامہ بروجردی کے اہالیان خاندان سے

ملاقات رہی ایک بڑی تعداد علمائے قم کی موجود تھی دیر تک تعزیت کے بعد تحریک حفاظت قبیب و قبور پر مذاکرات ہوتے رہے یہاں کے علماء نے بھی فرمایا ہم میں کا ہر ایک فرد اس تحریک کے ساتھ ہے سہ پہر تک ہم لوگ قم رہے اور مختلف شعبہ جات کا مشاہدہ کرتے رہے دوپہر کا کھانا کھا کر آرام کیا ۴ بجے فارغ ہو کر طہران واپس آئے ۔ طہران کی خاص خاص عمارات مساجد خانقاہیں مزارات دیکھے۔

مشہد مقدس کا سفر :۔ قم کے بعد ہم لوگ مشہد مقدس کے لئے ہوائی جہاز سے روانہ ہوئے مطار پر گورنر کے نمائندے اور علمائے کرام کے اجتماع نے استقبال فرمایا اترتے ہی کپڑے بدلے ۔ ازاں بعد آستانہ حضرت امام پر حاضر ہوئے۔ آستانہ پاک بالکل کربلا کے نمونے کا ہے بڑا بافیض آستانہ ہے ہزارہا ارادتمند ہر وقت جمع رہتے ہیں بڑے سکون و اطمینان کے ساتھ حاضریاں دیں ایصال ثواب کیا ۔ پھر ایک طویل نشست حضرات علما کی رہی جس میں تحریک کا پس منظر ہم نے بیان کیا حضرات علمائے طہران اور قم کی تائیدات کا ذکر کیا ۔ مشہد کے علماء و مجتہدین کرام نے پوری گرمجوشی کے ساتھ اعانت اشتراک حمایت و تائید کا یقین دلایا ۔

ہم لوگ مشہد مقدس میں تین دن حاضر رہے ۔ یہاں کے تمام مشہور مقامات مزارات وغیرہ دیکھے ۔ لائبریری مدارس مساجد کا معائنہ کیا ۔ مشہد کے گورنر صاحب سے تفصیلی گفتگو ہوئی بڑے خوش اخلاق اور

متوقع ہیں شام کو علمائے کرام کی میٹنگ میں دوبارہ ہم سے ملنے خود تشریف لائے ہیں اور ہمارے رفقاء کو ایک ایک بیش قیمت تسبیح پیش فرمائی تین روز کا قیام ہر لحاظ سے باعث خیر و برکت رہا بڑی پُر لطف دعوتیں ہوئیں۔ پہلی دعوت گورنر صاحب کی طرف سے ہوئی اس دعوت میں اکثر و بیشتر عمال تشریف فرما تھے۔ مختلف مسائل پر تبادلۂ خیالات رہا۔ پاکستان کس طرح ترقی کر رہا ہے اس موضوع پر بھی اچھی خاصی باتیں رہیں۔

پاکستان قونصل مسٹر شیخ ہمارے ساتھ ہر جگہ رہے آپ نے انتہائی اخلاص و محبت کا ثبوت دیا۔ ایک روز آپ کے یہاں عصرانہ ہوا۔ دوسرے دن بعض پاکستانی حضرات نے دعوت چائے دی۔ تین دن بہت اچھے گذرے۔ مشہد مقدس کا موسم بہت خوشگوار تھا۔

اصفہان و خراسان کا سفر:۔ ایران میں طہران کے بعد مشہد مقدس اصفہان و خراسان۔ شیراز قابل دید و زیارت مقامات ہیں۔ مشہد کے بعد ہم اصفہان و خراسان گئے اور دونوں جگہ حکومت کے مہمان رہے ان دونوں مقامات پر بھی ہم سب کی زیادہ سے زیادہ تواضع فرمائی گئی۔ اصفہان و خراسان کی تمام تاریخی مساجد وغیرہ دیکھیں بڑے دلچسپ شہر ہیں پورے ایران کا علاقہ نہایت آباد و شاداب علاقہ ہے یہاں کے سفروں میں کافی دلچسپیاں رہیں بعض بعض ایسی نادر عمارات و مصنوعات دیکھیں جن کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔

ہر جگہ علما و مجتہدین و عمال حکومت نے زیادہ سے زیادہ اہتمام فرمایا۔ ۴ روز اصفہان و خراسان کی زیارات میں گذارے شیراز روانہ ہو سکا جس کا قلق رہا۔

شہنشاہ ایران کا عطیہ:۔ جیسے ہی ہم لوگ طہران واپس ہوئے اور مراجعت کی اطلاعات اعلیحضرت کی خدمت گرامی میں پہنچیں اسی دن شام کو اعلیحضرت نے اپنے ایک معتمد کے ہمراہ ایک شاہانہ عصا جو زمرد و جواہرات سے مرصع تھا ہمارے لئے "تحفتہً" روانہ فرمایا اگرچہ یہ عصا ہمارے استعمال میں نہ آئیگا۔ مگر شاہانہ عطیہ تھا اس لئے شکریہ ادا کر کے قبول کیا گیا بلاشبہ حکومت ایران نے ہم پر جو مہربانیاں، عطا پاشیاں فرمائیں۔ ہم انہیں نہیں بھلا سکتے۔ یہ اقدامات پاکستان و ایران دونوں کے لئے باعث برکت ہونگے۔

اخبارات و جرائد کا طرز عمل

چودہ دن کے قیام میں اخبارات و جرائد کا طرز عمل ہمارے ساتھ غیر معمولی اچھا رہا۔ ہم خصوصیت کے ساتھ مدیران جرائد و مالکان کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ان حضرات نے صحیح طور پر اخوت و محبت کا ثبوت دیا۔

حضرات علما و مجتہدین کرام کی محبتیں

ہم علمائے اعلام ایران کی کرم فرمائیوں اور مخلصانہ اداؤں کو کبھی کسی طرح فراموش نہیں

کر سکتے۔ علمائے کرام میں علامہ فلسفی اور تمامی حضرات مجتہدین کرام کی خدمت گرامی میں ہم لوگ صمیم قلب کے ساتھ ہدایا تشکر پیش کرتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ پاکستان و ایران کے علما کے مابین ایک مستحکم رشتۂ اخوت قائم ہو گیا ہے جو ٹوٹ نہیں سکتا۔ ہم اپنے قلوب میں جو امنگ و اخبارات کی محبت کا نقش لے کر جا رہے ہیں۔

قابل افسوس بات:۔ حضرات علما و مجتہدین کرام نے روانگی سے قبل اپنی بیش قیمت تالیفات عنایت فرمائی تھیں۔ اور بعض نادر ات بھی پیش کیے گئے تھے۔ افسوس کہ ایران سے مراجعت کے وقت سامان زیادہ ہو جانے کی وجہ سے وہ سب کے سب مطار پر حضرت علامہ فلسفی کو واپس کئے گئے اُنکا وعدہ تھا کہ یہ سامان ہمیں پہنچا دیا جائیگا خدا کرے کہ سامان ہمیں مل جائے۔ تاکہ ہم علمائے ایران کی تالیفات سے مستفید ہو سکیں۔

پاکستانی سفارتخانہ کی دعوت

طہران کی واپسی سے قبل منجانب سفارتخانہ پاکستان نواب صاحب چھتاری کے مکان پر ایک شاندار دعوت ہوئی جس میں شہر کے معززین علمائے اعلام پاکستانی سفارتخانہ کے عمال شریک تھے تقریباً ۳ گھنٹے یہ نشست رہی۔

طہران سے مراجعت:۔ طہران و ایران میں ہم لوگ چودہ دن مقیم رہے اور ہر دن ایک یادگاری دن رہا الحمد للہ کہ اس مملکت

میں حضرات علما کا ایک خاص مقام رفعت قائم ہے۔ ہر عالم این ماشاء اللہ اپنے پیروں پر کھڑا ہوا ہے۔ عامۃ المسلمین علماء کے گرویدہ ہیں اور کافی سے زیادہ خدمت کرتے ہیں۔ ماشاء اللہ علامہ فلسفی کا موقف علمی اور دینی اعتبار سے بہت بلند و مستحکم ہے عوام و خواص سب ہی ان کے معتقد ہیں۔ ہمارے قلوب پر ان تمام اکابر کے کافی تاثرات قائم ہوئے۔

سیٹوں کی بکنگ:۔ ۳۰ر جولائی کو شب میں پی۔ آئی کے ہوائی جہاز سے ہم لوگوں کی سیٹیں بک ہوگئیں۔ جہاز ۱½ ۲ بجے شب کو چلے گا اور ٹھیک ۵ بجے صبح یعنی ۱½ ۲ گھنٹہ میں ۱۸ سو میل کی مسافت طے کرلے گا۔ پی۔ آئی کا یہ جہاز بہترین جہاز ہے جو یورپ سے چلا ہوا طہران ہوکر کراچی پہنچا ہوگا۔ ہم لوگ وقت سے کافی پہلے مطار آگئے سامان بک کرانے پر معلوم ہوا کہ مقدار سے کافی زائد ہے ۲۰۰ روپیہ سے زیادہ سامان کے جمع کرنا پڑے اور اسی طرح ایران کی سرحد سے نکلنے پر ایک معینہ رقم جمع کرنا پڑی۔ علامہ فلسفی اور دیگر علمائے کرام الوداع کہنے تشریف لائے پاکستانی عملہ بھی مطار پر تشریف لایا سب سے معانقہ و مصافحہ کرنے کے بعد جہاز میں آگئے۔ جہاز واقعتاً بڑا آرام کا ہے سیٹیں کافی چوڑی آرام دہ ہیں تاروں کا اس پورے طویل سفر میں ہر جگہ تلخ تجربہ ہو چکا تھا۔ پھر سیٹوں کا یقینی طور پر ایسے وقت فیصلہ ہوا جبکہ ہمارا دیا ہوا تار کراچی

کسی طرح بھی ہمارے پہنچنے سے قبل وصول نہ ہوتا اس لئے بغیر کسی اطلاع و خبر کے طہران سے ہم لوگ چل پڑے جہاز اگرچہ طہران سے کچھ لیٹ چلا تھا مگر سارا ٹائم اس نے بنالیا اور کراچی ایئرپورٹ پر اپنے وقت کے مطابق ۵ بجے پہنچ گیا اتفاق ہی نماز فجر پڑھی اور اوراد و وظائف پورے کئے۔ پھر سامان کی چیکنگ وغیرہ ہوئی تقریباً دو گھنٹے کے بعد بخیر و عافیت مکان پہنچ گئے۔

عرس سراپا قدس :- شیخی و مرشدی حضرت مولانا شاہ مطیع الرسول القادری البدایونی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس شریف کا افتتاح طے کیا تمام انتظامات کا آغاز ہوا۔ الحمدللہ اس سال کا پیارا عرس شریف وسیع سے وسیع تر ہوگیا۔ عرس شریف کی تین نشستیں رہیں۔

مجالس میلاد نبوی کے باعث فتاویٰ اور سفرنامہ کی طباعت میں قدرے تاخیر

عرس شریف کے بعد ہی مجالس نبویہ کے پروگرام شروع ہوگئے ایک ایک دن میں چھ چھ تقریروں کا سلسلہ جاری رہا پھر باہر کے جلسے علیحدہ پورا مہینہ ان مصروفیات میں گذر گیا۔ پھر بھی مشاغل کے باوجود سب سے پہلے فتوی کی اردو کاپی پھر عربی فتوے اور مقدمہ کی کاپیوں کا کمپوز کرانا شروع کیا۔ فیروز اینڈ سنز میں بہترین کاغذ پر طباعت کا انتظام کیا ہے سفرنامہ کا ارادہ ملتوی کر دیا تھا۔ مگر بعض احباب کے اصرار پر دو دن میں یہ سطور قلمبند کیں اور بشکل کتاب زیور طبع سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔

آخری گذارش :- الحمدللہ ہمارا یہ طویل سفر تین ماہ دس دن میں

ختم ہو گیا۔ ہم نے ان ممالک میں پاکستان کی ہر ممکن خدمت کی جہاں جہاں غلط فہمیاں تھیں انہیں دور کر دیا۔ پاکستان اور ممالک عربی میں تعلقات کے مستحکم کرنے میں اپنی قوت عملیہ صرف کی۔ اگر ہمارے یہاں کی خارجی سیاست صحیح اسلوب پر قائم رہے اور ہم اپنے دشمنوں کے پروپیگنڈے کی طاقت سے باخبر رہ کر کام کریں تو بہت کچھ کام ہو سکتا ہے۔

ہمارے یہ وفود الحمد للہ عالم اسلامی میں چودہ سال سے جاتے رہے ہیں اور ہم بیرونی مقامات کے سیاست دانوں عوام و خواص کے طبقات میں گھس کر کام کرنا جانتے ہیں ہمیں معلوم ہے کہ عالم اسلامی کا عموماً اور عالم عرب کا رجحان طبع کیا ہے۔ بحالات موجودہ دنیائے عرب میں پاکستان کا موقف بہتر ہے بشرطیکہ ہمارے سفارتخانے اور ہمارا مرکز پوری سرگرمی کے ساتھ مصروف عمل رہے اور بصیرت و احتیاط کے ساتھ ایسے اقدامات کئے جاتے رہیں۔ جن سے پاکستان اور عالم اسلامی کے مابین روابط اتحاد زیادہ سے زیادہ مضبوط و مستحکم ہوں۔

فقیر محمد عبد الحامد القادری البدایونی

۱۷ ربیع الثانی شریف ۱۳۸۱ھ

WWW.NAFSEISLAM.COM

قطعہ تاریخ

العینی!

سفرنامہ حضرت مجاہد ملت عالم دوراں شہیر پاکستان مولانا شاہ محمد عبدالحی مدالہ

از لسان الحسان مولانا الحاج یعقوب حسین صاحب ضیا القادری

بدایونی مولانا حسنا مدامیاں — وہ سیاح وہ عالم
ہیں دور دوراں کے بزرگ جلیل — ادیب زماں شیخ عالی
بزرگ آپ کے ایک سو سال سے — رہے ہیں سدا عالم با
مقیم آپ ہیں خطۂ پاک میں — جہاں ہیں مگر آپ کا ہے
سراپا عمل آپ کی ذات ہے — ہمیشہ ہی رہتے ہیں وقف
ہوئے عازم روضہ اصال بھی — تھے مکہ مدینہ بہشت نظ
کیا حج مدینہ میں حاضر ہوئے — لئے دل میں انوار خیر البشر
قمر تھے بلطف الٰہی رفیق — تھے ہمراہ نورانی
یہ دونوں کرم معظم بزرگ — ہیں افلاک ملت
مدینے سے عثمان وارد ہوئے — یہاں سے کیا سوئے ا
قبور رسولان پہ حاضر ہوئے — کیئے فیض حاصل نبوغ
گئے القرہ قاہرہ اور دمشق — ہوئے میہمان غوث اعظم
ہوئے حاضر کربلا و نجف — کیا کاظمین مشہدین کا سفر
شہنشاہ ایران کے مہمان تھے — ہوئے مہرباں آپ پر تاجو
سلامی ہوئی مشہد قدس میں — ملے ملک ایران کے نامور

ہے سال طباعت کا گر کچھ خیال
ضیا لکھ حقیقی بیاض سفر

۱۳ ھ ۸۱